رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر — غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔ سہ ماہی ۔۔

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۔۔

جلد ۲۵ | مورخہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۱ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹۔فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو درد نقرس کی تکلیف بدستور ہے۔ ناسازئ طبع کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ آج بھی جمعہ نہ پڑھا سکے۔ اور حضور کے ارشاد کے ماتحت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا جس میں آپ نے سنا رنجا جماعت کی ادائیگی کی طرف سامعین کو توجہ دلائی ؛

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال نے نظارت اعلٰے کا چارج لے لیا ہے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ کتاب وُہی ہے جو زِندہ خدا کے کرشمے دِکھائے

"خدا کی راہ میں کوشش کرنے کے لئے امید کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ جو شخص ایک بند کوٹھے میں یہ خیال کرکے کہ اس میں اس کا ایک عزیز مزور مخفی ہے۔ آواز دیتا ہے اور آواز پر آواز مارتا ہے۔ کہ اے عزیز میں حاضر ہوں تو باہر نکل۔ اور مجھ سے ملاقات کر۔ اور اس کو کوئی جواب نہیں ملتا۔ تب وُہ خیال کرتا ہے۔ کہ شاید وُہ سوتا ہے۔ اور اس کے دروازہ پر صبر کرکے بیٹھتا ہے۔ یہاں تک کہ جو سونے کا وقت اندازہ کیا جاتا ہے۔ وُہ بھی گزر جاتا ہے بلکہ اس کوٹھے میں اس بات کے کچھ بھی آثار ظاہر نہیں ہوتے کہ اس میں کوئی زندہ موجود ہے۔ تب اس شخص کی امید آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جب اندازہ اور تخمینہ سے وقت گزر جاتا ہے۔ تب امید بکلی منقطع ہو جاتی ہے۔ اور پھر وُہ شخص اس دروازہ پر بیٹھنا لاحاصل جانتا ہے۔ اسی طرح جب انسان خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ اور ایک عمر گزارنے کے بعد بھی اس کی طرف سے کوئی آواز نہیں آتی۔ اور زندہ خدا کے کوئی آثار اس پر ظاہر نہیں ہوتے۔ تب اس کی تمام امیدیں پاش پاش ہو جاتی ہیں اور بجائے اس کے کہ وُہ ترقی کرے۔ تنزل کی طرف جھکتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک دن دہریوں کے رنگ میں ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ مبارک وُہی کتاب ہے۔ کہ جو اپنے تازہ نشانوں سے امید کو دن بدن بڑھاتی ہے۔ اور خدا کے ملنے کے آثار ظاہر کرتی ہے انسان کی تمام کوششیں امید پر مبنی ہیں جس زمین کی نسبت یہ امید ہی نہیں۔ کہ اس سے پانی نکلے گا۔ اس کے کھودنے کے لئے انسان اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا۔ اگر تھوڑی کوشش کا نتیجہ انسان دیکھ لے۔ تو بہت بھی کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کچھ بھی نتیجہ ظاہر نہ ہو۔ تو ...

لاہور کے خریداران ”الفضل“ کو ضروری اطلاع

لاہور کے لئے الفضل کی ایجنسی ۱۵ر فروری ۱۹۳۷ء سے بند کر دی گئی ہے اور اب خریداروں کا تعلق براہ راست دفتر الفضل سے ہوگا۔ فی الحال سب خریداروں کے نام جو ایجنسی سے پرچے خریدتے تھے پرچہ جاری رکھا گیا ہے۔ لیکن جن کی قیمت ایجنٹ کے حساب کے رو سے ختم ہو چکی ہے ان کو چاہیئے کہ ۲۳ر فروری ۱۹۳۷ء تک قیمت دفتر میں بھیجدیں۔ ورنہ فروری کے آخری ہفتہ میں ان کے نام وی پی کئے جائیں گے جو نہ وصول ہونے کی صورت میں اخبار بند کر دیا جائے گا۔

اب آئندہ کے لئے ”الفضل“ کی قیمت براہ راست دفتر الفضل کو بھیجی جائے۔ جو رقم سوائے دفتر الفضل کے کسی اور کو دی جائے گی۔ اس کے لئے دفتر ذمہ وار نہ ہوگا۔ سابق ایجنٹ کے گذشتہ بقائے انہیں ادا کئے جائیں۔ احباب کی سہولت کے پیش نظر لوکل تقسیم کا انتظام اب بھی کر دیا گیا ہے۔ لیکن تقسیم کنندگان اخبار کی قیمت وصول کرنے کے مجاز نہ ہوں گے ؁

(مینجر)

قادیان میں لڑکیوں کے امتحان کا سنٹر

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس سال دارالامان قادیان کی چھ لڑکیاں ادیب ادیب عالم۔ ادیب فاضل وغیرہ کے امتحانوں میں شریک ہوں گی۔ لیکن امتحان کا سنٹر قادیان اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ کم از کم دس لڑکیاں شامل امتحان ہوں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی لڑکی ان تینوں امتحانوں میں سے کوئی اس سال دینا چاہتی ہو۔ تو وہ ہمیں اطلاع دے۔ تاکہ ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی معرفت یونیورسٹی سے خط و کتابت کر کے قادیان سنٹر مقرر کرایا جائے۔ جو لڑکی باہر سے آئیگی اسے لاہور کی نسبت یہاں ہر طرح آرام رہے گا ؁

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

احمدی مجاہد بلگریڈ کا مکتوب

بلگریڈ میں احمدیت کی اشاعت

سب سے پہلے احمدیت میں داخل ہونیوالے دو معززین

مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل مجاہد بلگریڈ اپنے ایک عریضہ میں جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا۔ تحریر فرماتے ہیں۔

سیدی و آقائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ؛

الحمد للہ میرے خط نے ابھی آدھا راستہ بھی طے نہیں کیا ہوگا۔ جس میں میں نے حضور سے یہاں احمدیت کے پھیلنے کے لئے درخواست دعا کی تھی۔ کہ ادھر دو شخصوں نے بیعت کے فارم پُر کر دیئے۔ اور خود پُر کئے۔ میرا ذرہ بھر بھی دخل نہیں تھا۔ کیونکہ دونوں میں سے کوئی بھی انگریزی یا عربی نہیں جانتا۔ ایک ترک نجم دین صاحب ہیں۔ جو ٹرکی میں فوج کے بہت بڑے عہدہ پر رہ چکے ہیں۔ اور آج کل ایک لکڑی کے بہت بڑے کارخانہ میں مامور ہیں۔ صرف ترکی اور سربین جانتے ہیں۔ دوسرے صاحب انور نامی ہیں۔ یہ بڑے خاندانی اور ذی ثروت آدمی ہیں۔ اور البانیہ کے رہنے والے ہیں۔ ٹیرانہ میں صرف ایک دفعہ ملاقات ہوئی تھی۔ پھر یہاں آکر دوبارہ ملاقات ہوئی۔ جس سے پرانی یاد بھی تازہ ہو گئی۔ انہوں نے پہلے نمبر پر بیعت کے لئے کہا۔ اور بڑے فخر سے پہلا نمبر دے کر نام پُر کیا۔ یہ البانین ٹرکی و جرمن و فرنچ و اطالین اور گریس زبانیں جانتے ہیں۔ انکے دو بھائی فوج میں بڑے اعلےٰ عہدوں پر ہیں۔ حضور سے استقامت اور گناہوں کی معافی کے لئے دعا کے خواہاں ہیں۔ وہ مذکورہ زبانوں میں خط لکھنے والے تھے۔ مگر قادیان میں چونکہ ان کے جاننے والا میرے علم میں کوئی نہ تھا۔ اس لئے میں نے روک دیا ؁

اخبار احمدیہ

سکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

بعض جماعتیں اپنی کارکردگی کی رپورٹ نظارت ہذا میں التزام سے نہیں بھجواتیں۔ حالانکہ ہر جماعت کے لئے رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ نظارت ہذا کے پاس یہی واحد ذریعہ ہے جس سے جماعتوں کے حالات کی واقفیت ہو سکتی ہے۔ پس سکرٹریان تعلیم و تربیت رپورٹ بھجوانے کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور باقاعدہ ماہ بماہ رپورٹ بھجواتے رہیں۔ اگر کسی جماعت کے پاس فارم رپورٹ نہ ہوں۔ تو حسب ضرورت نظارت ہذا سے منگوا سکتے ہیں۔ رپورٹ فارم طبع ہو چکے ہیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

درخواست ہائے دعا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور باقی تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ نصرت گرلز ہائی سکول کی دسویں جماعت کی لڑکیوں کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ طالبات نصرت گرلز ہائی سکول (۲) میرا لڑکا سلطان محمود عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ آج کل تکلیف زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار مستری دین محمد احمدی قادیان (۳) مجھے بعض خانگی مشکلات درپیش ہیں جن کی وجہ سے دل پریشان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلات کو دور فرمائے۔ محمد خان احمدی اسروے آف انڈیا جہلم (۴) میرا بچہ لیجارحنہ بخار بیمار ہے

عید اضحےٰ کب ہوگی؟

چونکہ ان ایام میں مطلع ابر آلود تھا۔ جن میں ذی الحجہ کا چاند ہونے کی امید تھی۔ اس لئے اخبار پر جو تاریخ درج کی جا رہی تھی۔ اس میں اور بیرونی اخبارات کی تاریخ میں ایک دن کا فرق ہے۔ لاہور کے اخبارات ”انقلاب“ ”زمیندار“ دہلی کے اخبار ”الامان“ اور لکھنؤ کے اخبار ”سرفراز“ وغیرہ کو دیکھ کر آج کے پرچہ سے تاریخ درست کر دی گئی ہے ان مقامات میں گویا ۱۳ر فروری کو ذی الحجہ کی پہلی تاریخ قرار پائی۔ اور اس لحاظ سے ۲۲ر فروری کا بروز پیر عید ہوگی ؁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

اتحاد پارٹی کی کامیابی سے توقعات

جب تک پنجاب اسمبلی کا الیکشن نہیں ہوا تھا۔ اتحاد پارٹی کے مخالفین کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ مسلمانانِ پنجاب میں چونکہ کافی سیاسی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کے حقوق کی حفاظت کون لوگ کر سکتے ہیں اس لئے وہ اتحاد پارٹی کے نمائندوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اور اس کے مقابلہ میں مسلم لیگ مجلس اتحاد اور احرار کے نمائندوں کو کامیاب بنائیں گے۔ لیکن اب جبکہ الیکشن کے نتائج نکل آئے ہیں۔ اور ثابت ہو چکا ہے۔ کہ اتحاد پارٹی نے تینوں محاذ پر مخالفین کو شکست فاش دے کر بڑی شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ تو یہ کہا جا رہا ہے کہ "پنجاب کے لوگوں کی ٹوڈیانہ سرشت عود کر آئی ہے۔" "اہل پنجاب کی غلامانہ ذہنیت" اتحاد پارٹی کی کامیابی کا موجب بن گئی ہے۔ اور یہ فتوے صرف مسلمانوں کے خلاف ہی عائد نہیں کیا جا رہا بلکہ ان ہندوؤں اور سکھوں کو بھی یہی خطاب دیا جا رہا ہے۔ جن کے نمائندے اتحاد پارٹی سے متحد ہو رہے ہیں۔ اور نتیجہ یہ نکالا جا رہا ہے۔ کہ "پنجاب میں ایک مضبوط۔ اور قومی رجعت پسند وزارت قائم ہو کر اس کے مستقبل کو تاریک تر اور پسماندہ تر بنانے کی کوشش کرے گی" مگر یہ قیاس آرائی صرف اس لئے کی جا رہی ہے۔ کہ اتحاد پارٹی کے مقابلہ میں جس "حزب الاختلاف" کو کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اس کے لئے کوئی امکان باقی نہیں رہ گیا۔ جتنے کہ وہ لوگ بھی اتحاد پارٹی میں شریک ہوتے جا رہے ہیں۔ جن کو "حزب الاختلاف" کے لئے بطور ستون سمجھا جا رہا تھا۔

ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ پنجاب میں جو انتخابات ہوئے۔ وہ سارے کے سارے ایسے ہیں۔ جن میں دور اندیشی ہوشمندی اور معاملہ فہمی کا ثبوت دیا گیا مگر یہ ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ مجموعی طور پر انتخابات کے نتائج یاس انگیز نہیں ہیں۔ اور اتحاد پارٹی کی کامیابی بہت خوشکن ہے۔ مزید خوشکن امر یہ ہے۔ کہ جو اصحاب اتحاد پارٹی کی طرف سے کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ وہ بھی کیسی۔ بے حقیقت بے اثر اور ناکام پارٹی کے ساتھ رہ کر خدمت خلق و قوم سے محروم رہنے کی بجائے اتحاد پارٹی میں شریک ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اس بات نے "مضبوط حزب الاختلاف" کے شائقین کی کمریں توڑ دی ہیں۔ جیسا کہ "احسان" کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ:۔

"ترقی خواہ سیاسی جماعتوں کی افسوسناک ناکامیوں نے صورتِ حال کو اور بھی یاس انگیز بنا دیا ہے۔ یہ امید کہ ترقی خواہ لوگ آپس میں متحد ہو کر ایک قوی حزب الاختلاف بنا سکیں گے۔ بر آتی نظر نہیں آتی۔"

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جن جماعتوں کو "ترقی خواہ" بتایا جاتا ہے۔ ان کی ناکامیوں نے حالات کو نہایت امید افزا بنا دیا ہے کیونکہ ان کے لئے یہ موقعہ باقی نہیں رہا۔ کہ اہلِ پنجاب کے مفاد کی خاطر اتحاد پارٹی نے جو پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس کو عمل میں لانے میں روکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

یہ اتحاد پارٹی کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور اس بات کا ثبوت۔ کہ اہل ملک نے اس پارٹی کے مواعید پر بھروسہ کرتے ہوئے اسے قابلِ اعتماد سمجھا۔ اور اسے ملک کا انتظام کرنے کا اہل قرار دیا۔ اب یہ اتحاد پارٹی کا کام ہے۔ کہ اس اعتماد کو عملی طور پر درست ثابت کرے۔ اور اس بارے میں اپنی پوری اہمیت دکھائے۔ اگر اس پارٹی کے ہر فرد نے ذاتی مفاد پر قوم اور ملک کے مفادات کو مقدم رکھا۔ تو آج مخالف حلقوں سے جن شکوک اور شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان کو بالکل غلط۔ اور حاسدانہ پراپیگنڈا ثابت کر دیں گے۔ اور ملک کا غیر متزلزل اعتماد حاصل کر سکیں گے۔

سُود خور بنیا اور سُود خور پٹھان

سُود خوری چونکہ انسان کو نہایت ہی ظالم طبع۔ بے درد۔ اور سفاک بنا دیتی ہے اس لئے اسلام نے اسے قطعاً ناجائز قرار دیا ہے۔ اور اس سے سختی کے ساتھ روکا ہے۔ نہ صرف سُود خور کو مجرم قرار دیا ہے۔ بلکہ سُود دینے والے کو بھی۔ اس کے مقابلہ میں ہندو دھرم میں سُود خوری کی کوئی ممانعت نہیں۔ اور ہندو بکثرت سُودی کاروبار کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ وُہی ہو رہا ہے۔ جو ہونا چاہیئے۔ کہ سارا ملک سُود خوروں کے بے رحم پنجہ میں گرفتار ہے۔ ان سُود خوروں کے مظالم کے خلاف آئے دن جو آواز اٹھائی جاتی ہے۔ اسے ایک ہندو اخبار یہ کہکر بند کرنا چاہتا ہے۔ کہ "سُود خور پٹھان ہندو ساہوکاروں سے کئی گنا زیادہ سُود لیتے ہیں۔ اور اپنے اصل اور سُود کی وصولی کے لئے جو طریقے اختیار کرتے ہیں۔ انہیں معلوم کرکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ خیال آتا ہے۔ کہ کیا ان لوگوں پر کسی قانون تعزیر کا اطلاق نہیں ہوتا" حالانکہ سود خور خواہ بنیا ہو۔ یا پٹھان دونوں قابل مذمت ہیں۔ نہ کہ ایک کے جُرم کی شدت دوسرے کے جُرم کے جواز کا باعث بن سکتی ہے:۔

ہمارے نزدیک سُود خور پٹھان۔ سود خور بنیئے سے بھی زیادہ قابلِ مذمت ہے۔ کیونکہ وُہ اپنے آپ کو اس مذہب کی طرف منسوب کرتا ہوا سُود لیتا ہے۔ جس نے سُود کے خلاف نہایت سخت احکام دے رکھے ہیں۔ اور ہمیں معلوم ہوا ہے۔ افغانستان میں اس قوم کے لوگوں کو جو سودی کاروبار کرتے ہیں۔ بے حد نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ چونکہ اس قسم کے پٹھان جگہ بجگہ پھیلتے جا رہے ہیں۔ جو سادہ لوح لوگوں کو اپنے پھندے میں پھنسا کر پھر ان کے ساتھ نہایت وحشیانہ سلوک کرتے ہیں۔ اس لئے حکومت کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ دیہاتوں کے مفلوک الحال اور غریب لوگ یا آوارہ نوجوان عام طور پر ان کا شکار بنتے ہیں۔ جن پر جبر اور تشدد کرکے وُہ جو چاہتے ہیں۔ وصول کر لیتے ہیں۔ حیرت ہے۔ کہ پولیس بھی ان کی دست درازیوں کا کوئی انسداد نہیں کرتی۔ اور وُہ مجسم مصیبت بنے ہوئے جگہ بجگہ وحشت کھیرتے پھرتے ہیں:۔

مُسلمانوں کی سب سے بڑی بدقسمتی

پنجاب اسمبلی کے انتخابات کا ذکر کرتا ہوا اخبار "زمیندار" لکھتا ہے۔ پنجاب کے مسلمانوں کے دل میں اسلام کی محبت اور وطنی آزادی کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ موجزن ہے۔ مگر ان کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے۔ کہ اس جذبے سے کام لینے والا کوئی موجود نہیں ہے:۔

فی الواقعہ کسی قوم کی یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ اس کے جذبۂ عمل سے کام لینے والا کوئی نہ ہو۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر بدقسمتی یہ ہے۔ کہ کام لینے والا بار بار دعوتِ عمل دے لیکن اس کی آواز پر کان نہ دھرا جائے۔ مسلمانوں کی اس وقت یہی حالت ہے۔ وُہ مانتے ہیں کہ انہیں کسی راہ نما کی ضرورت ہے۔ لیکن جب انہیں بتایا جاتا ہے۔ کہ ان کی راہ نمائی کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ تو اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ مگر یاد رکھیں۔ جو لوگ

احمدیت کی تائید میں نشاناتِ سماویہ

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

صداقت کا ایک معیار

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کی صداقت معلوم کرنے کا ایک معیار ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول یعنے اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں کو اظہار علی الغیب عطا فرمایا کرتا ہے۔ اظہار علی الغیب کے معنے امور غیبیہ پر غلبہ پانے کے ہیں۔ اور چونکہ یہ غلبہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب انہیں کثرت اور تواتر کے ساتھ امور غیبیہ پر مطلع کیا جائے اس لئے یظھر علیٰ غیبہ کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں کو کثرت کے ساتھ آئندہ رونما ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا کرتا ہے ورنہ اگر رسولوں میں کثرت امور غیبیہ کی شرط تسلیم نہ کی جائے۔ بلکہ محض امور غیبیہ پر مطلع ہونا ہی کافی سمجھ لیا جائے تو اس میں عام صلحاء و اولیا اور مومن بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں بھی خوابیں دکھائی جاتی ہیں۔ انہیں بھی کشوف ہوتے ہیں۔ اور انہیں بھی بعض دفعہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام سے مشرف فرماتا ہے۔ لیکن ہر شخص ادنےٰ تامل سے بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ قرآن مجید کی محولہ بالا آیت اسی صورت صداقت مرسلین کے پہچاننے کا معیار ہو سکتی ہے۔ جب اس میں رسولوں کے کسی خاص امتیازی مرتبہ کی طرف اشارہ ہو۔ اور وہ امتیازی مرتبہ جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں بکثرت امور غیبیہ سے مطلع کرتا ہے ؛

حضرت مسیح موعودؑ کی تصریحات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں :-

” خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنے ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں “

(چشمۂ معرفت ص۳۲۵)

اسی طرح فرماتے ہیں

” عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنے متحقق نہیں ہو سکتے “۔

(مکتوب مندرجہ اخبار عام ۱۹۰۸ء)

پھر فرماتے ہیں :-

” آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں “۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

غرض کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانا اللہ تعالےٰ کے انبیاء کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ وہ معیار ہے۔ جو قرآن مجید نے کسی مدعی نبوت کا صدق و کذب پہچاننے کے لئے پیش فرمایا۔ آؤ ہم دیکھیں کہ اس معیار کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کس طرح ظاہر ہوتی ہے۔

نشانات کی کثرت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر جب نظر کی جاتی ہے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان کی قوتِ انتخاب یہ فیصلہ کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ کہ کس پیشگوئی کو بیان کرے اور کس کو چھوڑ دے ؛

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں جو اب تک پوری ہوئیں بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ اور ان کے ذکر سے سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ لیکن نمونہ کے طور پر پیشکردہ معیار کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے چند موٹی موٹی پیشگوئیاں درج ذیل کی جاتی ہیں۔ اور غیر از جماعت اصحاب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ غور کریں۔ کیا قرآنی معیار کے ماتحت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت ایک ثابت شدہ امر نہیں۔

شاہ ایران کے محل میں تزلزل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء کو یہ الہام نازل ہوا۔ ” تزلزل در ایوانِ کسریٰ افتاد “۔ (تذکرہ ص۵۲۶) یعنے شاہ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔ اس الہام میں سلطنتِ ایران کے کسی انقلاب کی طرف اشارہ تھا۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ شاہ ایران کے محل میں تہلکا پڑ جائے گا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس الہام کے عین مطابق ۱۹۰۹ء میں ایران میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک جمہوریت کی ایک زبردست لہر بلند ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں شاہِ ایران اپنی بیگمات سمیت محل اور سلطنت کو چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔

جنگِ عظیم

پھر جنگِ عظیم کے متعلق پیشگوئی کی جو پوری ہوئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ” اس قدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے چرند و پرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی “۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۵۶)

اسی طرح آپ کو الہام ہوا ؎

کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

پھر زارِ روس کے متعلق آپکی پیشگوئی تھی کہ ” زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحالِ زار “ ایک دنیا آج اس بات پر شاہد ہے کہ خدا تعالےٰ کی یہ تمام باتیں بکمال صفائی پوری ہو گئیں۔

سلطان روم کی سلطنت

اسی طرح سلطنت ٹرکی کے متعلق آپ نے فرمایا۔

” سلطان (روم) کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے۔ اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں “۔ (تذکرہ ص۲۹۲)

پھر آپ نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے بھی ہیں۔ جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہیں۔ اس پیشگوئی کے ماتحت کمزور دھاگے ٹوٹ گئے۔ اور سلطان عبد الحمید سے ارکین نے غداری کی۔ پھر جنگِ طرابلس۔ جنگ بلقان اور جنگِ عظیم میں اس سلطنت کا جو کچھ حال ہوا وہ سب پر ظاہر ہے۔

ایک مشرقی طاقت

اسی طرح جس وقت روس اور جاپان کی جنگ چھڑی تو آپ کو الہام ہوا ” ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت “ اس الہام میں بتایا گیا تھا۔ کہ جاپان اس جنگ میں فتح حاصل کریگا۔ یہاں تک کہ کوریا پر قبضہ کرنیکی خواہش کو بھی پورا کر سکے گا۔ مگر کوریہ والے پسند نہیں کریں گے۔ اور فتنہ و فساد برپا ہو گا۔ جس وقت یہ الہام ہوا بڑے بڑے سیاسی مدبر بھی روس کی زبردست طاقت کو دیکھتے ہوئے جاپان کی نسبت اس قسم کا خیال بھی نہیں کر سکتے تھے مگر واقعات نے بتا دیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو کچھ کہا وہی پورا ہوا۔ جاپان کامیاب ہوا۔ اور کوریا پر اس کے اقتدار کو تسلیم کر لیا گیا۔ مگر کورین نے اسکے خلاف علمِ بغاوت بلند کر دیا۔ پھر سالہا سال تک اسکی جو نازک حالت رہی وہ اظہر من الشمس ہے ؛

تقسیم بنگالہ

اسی طرح جب تقسیم بنگالہ ہوئی۔ اور

بنگالیوں کے شور مچانے کے باوجود گورنمنٹ نے کوئی توجہ نہ کی۔ تو آپ کو اللہ تعالےٰ نے بتایا۔ "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی" اس الہام کے شائع ہونے کے بعد بھی اگرچہ متواتر یہ سوال پارلیمنٹ میں پیش ہوا۔ اور گورنمنٹ سے اس حکم کی منسوخی کے لئے درخواستیں کی گئیں۔ مگر گورنمنٹ نے اس سوال پر غور کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کا کلام چونکہ پورا ہونا تھا۔ اس لئے شہنشاہ جارج پنجم آنجہانی جب تاجپوشی کی تقریب پر ۱۹۱۱ء میں ہندوستان آئے۔ تو آپ نے ہندوستان کو جن مراعات کا دیا جانا تجویز کیا۔ ان میں سے ایک تقسیم بنگالہ کی منسوخی بھی تھی۔

راجہ دلیپ سنگھ کی واپسی

اسی طرح جب پنجاب انگریزوں کے قبضہ میں آگیا۔ تو راجہ دلیپ سنگھ جو وارث تخت پنجاب تھے۔ انہیں ملکی مصالح کے ماتحت ولائت بھیج دیا گیا۔ امن وامان بحال ہونے پر دلیپ سنگھ نے ہندوستان واپس آنے کا ارادہ کیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سے لوگوں کو اور خصوصاً ہندوؤں کو اطلاع دیدی۔ اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع بھی فرما دیا کہ ایک امیر نووارد پنجابی الاصل کو کچھ ابتلا درپیش ہے۔ پھر آپ نے صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو یہ بھی بتلا دیا کہ اس پنجابی الاصل شخص سے مراد دلیپ سنگھ ہی ہے۔ جس کی پنجاب میں آنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے۔ مگر وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہے گا۔ چنانچہ گورنمنٹ کو جب معلوم ہوا کہ دلیپ سنگھ کے آنے سے سکھوں میں ایک جوش ہے۔ اور پرانی روایات تازہ ہونے کا امکان ہے۔ تو انہیں عدن تک پہنچنے کے بعد واپس بلا لیا گیا۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۶۴ و اشتہار محک اخیار واشرار صفحہ ۲ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ چند پیشگوئیاں بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتے ہوئے حق پسند اصحاب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ غور کریں۔ کیا یہ پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت وحقانیت کا عظیم الشان ثبوت نہیں؟

عید الاضحی کے مسائل

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جو واذکروا اللہ فی ایام معدودات آیا ہے۔ یہ ذوالحجہ کا پہلا عشرہ ہے (بخاری) دوسری روائت میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی دن میں عمل کرنا ان دنوں (ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں) میں عمل کرنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کی۔ کیا جہاد بھی ان دنوں کے عمل کے مطابق نہیں ہے آپ نے فرمایا جہاد بھی نہیں ہے مگر ہاں جس نے اپنے مال اور جان کو خطرے میں ڈال دیا۔ اور کچھ واپس نہ لایا۔

ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمایا۔ جب ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے۔ اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو۔ تو نہ وہ بال ترشوائے اور نہ ناخن کٹوائے۔ (مسلم)

عید کی نماز کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزے تک آجانے سے سورج ڈھلنے تک ہے۔ عید الفطر کی نماز ذرا دیر سے پڑھنی چاہیئے۔ مگر عید الاضحیٰ کی نماز جلدی ادا کی جائے۔ کیونکہ لوگوں نے جا کر قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنا اور افطار کرنا ہوتا ہے۔ نماز عید کے لئے نہ اذان کہنی چاہیئے نہ اقامت۔ عید کی نماز ہر شخص پر ضروری ہے خواہ اس کو امام کے ساتھ پڑھنے کا موقعہ ملے خواہ اکیلے۔ خواہ شہر ہو خواہ گاؤں۔ عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نفل ادا نہ کرنے چاہئیں۔ عید کے لئے ہر شخص کا فرض ہے حسب استطاعت نئے یا دھو کر صاف کپڑے پہنے۔ اگر ہو سکے تو خوشبو بھی استعمال کرے۔

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عید کے دن خطبہ پڑھتے سنا۔ آپ نے فرمایا (عید الاضحیٰ کے دن) پہلا کام جو ہم شروع کرتے ہیں۔ وہ نماز ہے۔ (مطلب یہ کہ ناشتہ نہ کرنا چاہیئے) پھر لوٹ کر قربانی کرتے ہیں جس کسی نے اس طرح کیا۔ پس وہ ہماری سنت پر چلا۔ (بخاری)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت مبارک تھی۔ کہ ایک رستہ سے عید گاہ کو تشریف لے جاتے۔ اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لاتے۔ (بخاری)

عید الاضحیٰ کی نماز ادا کر کے سنت ابراہیمی کی یادگار کو تازہ کرنے کے لئے ہر صاحب استطاعت کو قربانی کرنی چاہیئے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ میں نے تھوڑی سی رقم حصہ کے طور پر ایک قربانی میں ڈالی تھی۔ مگر دوسرے حصہ داروں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب سے اس قربانی سے خارج کر دیا ہے۔ کیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دیدوں۔ تو میری قربانی ہو جائے گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ قربانی قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ مسکین فنڈ میں دینے سے قربانی نہیں ہو سکتی۔ اگر رقم کافی ہے۔ تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی توفیق نہیں۔ تو تم پر قربانی کلو‌ینا فرض نہیں ہے۔ (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۶۱)

حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ذبح کرو۔ مگر مسنہ (دو سال کی بھیڑ یا بکری) اور اگر یہ نہ مل سکے تو پھر جذعہ (ایک سال کی بکری) قربانی دو (مسلم)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "میں آپ بکری اور دنبہ کی نسبت یہ تحقیق رکھتا ہوں۔ کہ بکری دو برس سے کم نہ ہو۔ اور دنبہ ایک برس سے کم نہ ہو۔ آپ تعجب کریں گے۔ کہ ہمارے ملک کی بھیڑ کا نام عرب میں نہیں ہے۔ اور نہ شریعت میں اس کا نام ملا ہے۔ عربی میں ضانٌ اس کو کہتے ہیں جو چکی والا ہو۔ اہل عرب سے میں نے تحقیقات کی ہے۔ کہ اس بھیڑ کو ہم نہیں جانتے۔ اور زیادہ سے زیادہ اس کو ایک قسم کی غنم کہہ سکتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ہمارے مولوی ضان کا ترجمہ دنبی کرتے ہیں یا بھیڑ۔ پس میں اس ملک کی بھیڑ کو بکری میں داخل کر کے دو برس میعاد مقرر کرتا ہوں۔ اور دنبی ایک برس اور یہی شریعت سے ثابت ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۶۱)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ قربانی کے جانور کی آنکھ۔ کان خوب غور سے دیکھ لیا کرو۔ اور مقابلہ (وہ بکری جس کا کان اگلی طرف سے کاٹا ہوا ہو) مدابرہ (جس کا پچھلی طرف سے کاٹا ہوا ہو) شرقاء (جس کا کان چیرا ہوا ہو) خرقاء (جس کان پھٹا ہوا ہو) کی قربانی سے منع فرمایا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ کس جانور کی قربانی منع ہے۔ حضور نے فرمایا جو لنگڑا ہو اور اس کا لنگڑا پن واضح ہو۔ دوسرا ایسا کانا جس کا کانا پن واضح ہو۔ تیسرا بیمار جس کی بیماری واضح ہو۔ چوتھا ایسا بلا جس کا بلا پن واضح ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جذعہ جو ضان سے ہو (ایک سالہ دنبہ) قربانی کے لئے زیادہ اچھا ہے (ترمذی)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں بھی سات یا دس شریک قربانی ہو سکتے ہیں۔ (ابوداؤد)

قربانی کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے

انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض علی ملة ابراهیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین۔ لاشریک له وبذالك امرت وانا اول المسلمین۔

بہتر یہی ہے کہ جب سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کھالوں کے واسطے ایک الگ فنڈ کھولا ہوا ہے۔ تو قربانی کرنے والا کھال بیچ کر اسکی قیمت اس فنڈ میں قادیان میں غرباء کے لئے بھجوائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے فرمایا قربانی ہمارے نزدیک ۱۳ تاریخ ذوالحجہ تک جائز ہے۔ (فتاویٰ صفحہ ۱۶۲)

حضرت زید بن ارقمؓ نے بیان کیا۔ کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ یہ قربانی کیا ہے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ عقیدت کیشوں نے پھر دوبارہ عرض

قرآن حدیث اور بائبل میں
مسیح موعود کے وقت میں طاعون کی پیشگوئی

۲

اس بات کے پایۂ ثبوت کو پہنچنے کے بعد کہ قرآن کریم میں جس دابۃ الارض کا ذکر ہے۔ اس کے ظہور کا زمانہ وُہی ہے۔ جس میں مسیح موعود نے نازل ہونا تھا۔ اور کہ اس سے کوئی خاص قسم کا حیوان مُراد نہیں۔ بلکہ یہ استعارہ ایک ایسے کیڑے کے لئے استعمال ہوا ہے جو زمین سے پیدا ہوتا ہے۔ اور وہیں نشوونما پاتا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پُوری ہُوئی؟ اور کیا حضور علیہ السلام کے دعوے کے بعد کوئی ایسا کیڑا زمین سے پیدا ہوا۔ جس نے ان لوگوں کو جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حجت قائم ہوچکی تھی۔ کاٹ کر زخمی کیا ہو۔ اور پھر اس زخم سے وہ ہلاک ہو گئے ہوں۔

اول ہمیں یہ غور کرنا چاہئیے۔ کہ اس پیشگوئی کے ظہور کے ساتھ کون کونسی شرائط وابستہ ہیں۔ جن کے بعد اس "دابۃ الارض" کا خروج مقدر ہے۔ اگر قرآن کریم کی اس آیت پر غور کیا جائے۔ کہ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون۔ تو مندرجہ ذیل شرائط اور نشانات کا پورا ہونا اس پیشگوئی کے کامل ظہور کے لئے ضروری ہے:۔

دابۃ الارض کی علامات

۱- واذا وقع القول علیھم سے حسب ذیل باتیں مستنبط ہوتی ہیں

اول یہ کہ جس زمانہ میں دابۃ الارض کا خروج ہوگا۔ اس وقت لوگ راہ راست کو چھوڑ کر گمراہی اور دُنیا پرستی کے گڑھے میں غوطے کھا رہے ہوں گے؟ تبھی تو ان کی ہدایت کا سامان کرکے اللہ تعالےٰ ان پر اتمام حجت کرے گا:۔

۲- دوم یہ کہ اس وقت خدا کا وُہ برگزیدہ مسیح موعود آئے گا۔

۳- اور ان پر ہر ممکن طریق سے اتمام حجت کرے گا۔ بلکہ انہیں اس عذاب سے بچانے کی سرتوڑ کوشش کرے گا:۔

۴- پھر یہ کہ وُہ مسیح موعود جس کی تائید میں یہ عذاب ظاہر ہوگا۔ قبل از وقت ہر طرح سے انہیں اس عذاب سے ڈرائیگا اور خدا سے علم پاکر قبل از وقت اس کی حقیقت کو دُنیا پر ظاہر کردے گا۔ اور دُنیا کو للکار کر پکارے گا۔ کہ اے لوگو عنقریب میری صداقت میں اللہ تعالےٰ ایک نشان عذاب کی صورت میں ظاہر کرے گا اور وُہ عذاب ایک وبا کی صورت میں ہوگا۔ یہ شرط نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کامل اتمام حجت ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک لوگوں کو اس کی خبر اور عذاب کی حقیقت کو اور عذاب کے وقت کو اس کے نزول سے پہلے تخویفی طور پر ان پر ظاہر نہ کیا جائے۔ پس" وقع القول" میں یہ شرط بھی داخل ہے۔ کہ عذاب کی وُہ امام یعنی مسیح موعود قبل از وقت وضاحت سے خبر دے گا:۔

۵- اخرجنا۔ جب تک یہ مندرجہ بالا باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک وُہ عذابی اور وبائی کیڑا ظاہر نہ ہوگا۔ بلکہ کہیں چھپا رہے گا۔ اور خدا کے حکم کا انتظار کرے گا۔

۶- پیشگوئی کے ان حصوں کے پورا ہونے کے بعد عین موقعہ پر جبکہ مسیح موعود ہر طرح منکرین پر حجت تمام کرچکے گا۔ اس وقت وُہ وبائی کیڑا نکالا جائے گا:۔

۷- لھم۔ مسیح موعود پیشگوئی کریگا کہ میری صداقت کا اقرار کرنے والے اس سے محفوظ رہیں گے۔ اور وُہ وبائی کیڑا صرف انہی لوگوں کو ہلاک کرے گا۔ جو مسیح موعود کے منکر ہونگے۔ خاص کر ان کو جن پر مسیح موعود سے مقابلہ کرنے کی وجہ سے دوسروں سے زیادہ حجت قائم ہوچکی ہوگی۔ گویا لھم کا لفظ صرف مسیح موعود کے منکرین ومخالفین کو ہی چاہتا ہے۔ اس کی حقیقی اتباع کرنے والے اس عذاب سے محفوظ رکھے جائیں گے:۔

۸- دابۃ من الارض۔ وُہ کیڑے زمین سے پیدا ہوں گے۔ اور وہیں نشوونما پائیں گے۔ اور اپنے وقت پر زمین سے نکلیں گے۔

۹- تکلمھم۔ وُہ وبائی کیڑے اللہ تعالےٰ کے اذن سے ان لوگوں کو چن چن کر زخمی کریں گے۔ جو ھم کی ضمیر کے حقیقی مرجع ہیں۔ یعنی مسیح موعود کے منکر اور دُشمن:۔

۱۰- صرف کاٹنے سے نہیں۔ بلکہ فیرسل اللہ النغف فی رقابھم کے ماتحت اس کیڑے کا کاٹنا پھوڑے کی صورت اختیار کر جائے گا۔ اور وُہ پھوڑا ایسا زہر آلود ہوگا۔ کہ خاتمہ کردیگا۔

۱۱- ویوم نحشر من کل امۃ فوجا ممن یکذب بایاتنا۔ صرف مسلمانوں میں سے ہی نہیں۔ بلکہ ہر ایک امت میں سے لوگ اس عذاب کے ذریعے ہلاک ہونگے۔

۱۲- مسیح موعود تمام اقوام کے لئے ہادی ہوکر آئے گا۔ اور ہر ایک قوم پر حجت تمام کرے گا۔ گویا ہندوؤں کے لئے کرشن عیسائیوں کے لئے مسیح مسلمانوں کے لئے مہدی۔ غرضیکہ ہر قوم کا اوتار ہوگا۔ کیونکہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب وہ لوگ جو اس عذاب سے ہلاک ہونگے خدا کے پاس جائینگے۔ تو اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو جو ہر ایک امت یعنی قوم کا مجموعہ ہونگے۔ پوچھیگا کہ تم نے میرے رسول کی صداقت کا انکار کیوں کیا۔ پس اتمام حجت بھی تمام اقوام پر لازمی ہے۔ وُہ لوگ جو اس بات کا دعوے کرتے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑنا قرآن کریم میں کہیں مذکور نہیں۔ وُہ اس بات کا تو انکار نہیں کرسکتے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے وقت میں طاعون پڑی۔ اور حضور علیہ السلام کے دُشمن اس سے ہلاک ہوئے۔ اب اگر ان پر یہ ثابت کردیا جائے۔ کہ وُہ تمام شرائط جو دابۃ الارض یعنی زمینی کیڑے کے خروج کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اسی طاعونی کیڑے کے ساتھ پورے ہو گئے ہیں۔ تو پھر انصاف کا مادہ رکھنے والوں کو اس بات سے انکار نہیں ہونا چاہئیے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بالکل درست لکھا ہے۔ کہ قرآن کریم میں مسیح موعود کے وقت طاعون پڑنے کی پیشگوئی موجود ہے:۔

دابۃ الارض کے نکلنے کا زمانہ

اب اگر طاعون کے زمانے کا مقابلہ مندرجہ بالا شرائط سے کیا جائے۔ تو نصف النہار کی طرح یہ بات واضح ہوجاتی ہے۔ کہ دابۃ الارض سے مراد طاعون کا کیڑا ہی ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ پہلی شرط دابۃ الارض کے ظہور کی یہ ہے کہ جس زمانہ میں وُہ نکلے گا۔ وُہ ضلالت اور گمراہی میں بے نظیر ہوگا۔ سو اس صدی کے لوگوں کی گمراہی دنیا پرستی اور شرارتوں سے ہر ایک نبی اپنی قوم کو ڈراتا آیا ہے۔ ویسے بھی اس حقیقت کا کسے انکار ہے۔ کہ فی زمانہ لوگ دین کو چھوڑ کر دُنیا کی طرف منہمک ہیں اور جس زمانے میں طاعون ظاہر ہوئی۔ اس وقت کے لوگ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔ کہ" اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا نقش باقی رہ گیا ہے مسجدیں بالکل ویران ہیں۔ علما اس وقت کے بدترین مخلوق ہیں" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

پھر یہ شرط کہ اس عذاب کے آنے سے پہلے مسیح موعود آجائے۔ یہ بھی طاعون کے آنے سے قبل پوری ہوچکی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا دعوے ہر خاص وعام تک پہنچا چکے تھے۔ اور پھر حضور علیہ السلام نے ہر ممکن سے ممکن طریق سے گمراہی کے دلدادوں کو دلائل اور آسمانی نشانوں کے ذریعے سے طاعون سے بچانے کی کوشش بھی کی۔

طاعون کے پیدا ہونے سے قبل کتابوں تقریروں تحریروں اشتہاروں اور جلسوں اور خطوط کے ذریعے لوگوں کو راہ راست کی دعوت دی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

پھر آپ نے بس نہیں۔ بلکہ پندرہ سال پہلے آنے والے عذاب کی خبر دے دی اور اس عرصے میں اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ہر طرح سے اس کی حقیقت کھول دی۔ تا لوگ ڈر جائیں۔ اور عذاب کے مورد نہ بنیں۔ یہ بھی صحیح ہے۔ کہ جب تک حضور علیہ السلام اپنی قوم کو ڈراتے رہے۔ اور جب تک مندرجہ بالا شرائط پورے نہ ہوئے اس وقت تک طاعون ظاہر نہ ہوئی۔ بلکہ اپنے وقت پر ہی اس نے لوگوں کو ہلاک کیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی۔ کہ میری جماعت اور میری کامل پیروی کرنے والے اس سے بچائے جائیں گے۔ اور بچائے بھی گئے۔ اور بڑے دھڑلے سے اپنے متبعین کو اس نشان کے نشانہ پورا ہونے کیلئے ٹیکہ لگوانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ جو سچی پیروی کریگا۔ وہ طاعون سے بچایا جائیگا

طاعونی کیڑوں کی علامات

ڈاکٹری تحقیقات اس بات کا کافی ثبوت ہیں۔ کہ طاعون پھیلانے والے کیڑے زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہیں نشو و نما پاتے ہیں۔ پھر اس بات کا بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ طاعونی کیڑوں نے واوحینا الی النحل والی وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر صرف انہی لوگوں کو ہلاک کیا جو منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل تھے۔ اور خاص کر حضور کے دشمنوں کو معہ ان کی اولادوں کے اور یہ بھی کہ وہ لوگ جن کو طاعون ہوئی ایک پھوڑے کے ذریعے جو عام طور پر گردن یا بازو کے اندر ہوتا تھا۔ ہلاک ہوئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام اقوام کا ہادی ہونے کے لحاظ سے تمام اقوام پر حجت کی اور ہر فرد پر اسلام کی حقانیت ظاہر کر دی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ صرف مسلمانوں میں سے ہی نہیں۔ بلکہ ہر قوم میں سے لوگ باخبر ہو کر طاعون کے کیڑے کا شکار ہوئے۔ پس جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ قرآن میں طاعون کا ذکر نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلط لکھا ہے۔ وہ خود جھوٹا ہے۔ اور تدبر و عقل سے کام نہیں لیتا۔

دابۃ الارض سے مراد علماء بھی ہیں

اس جگہ بعض یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر دابۃ الارض سے مراد صرف طاعون ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری جگہ یہ کیوں تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس سے مراد علماء ہیں۔ سو اس کے جواب میں حضور علیہ السلام کی اپنی ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

"یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ کہ وہ دابۃ الارض یعنی طاعون کا کیڑا زمین میں سے نکلے گا۔ اس میں یہی بھید ہے۔ کہ تا وہ اس بات کی طرف اشارہ کرے۔ کہ وہ اس وقت نکلے گا۔ جب مسلمان اور ان کے علماء زمین کی طرف جھک کر خود دابۃ الارض بن جائیں گے۔ ہم اپنی بعض کتابوں میں یہ لکھ آئے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے مولوی اور سجادہ نشین جو متقی نہیں ہیں۔ اور زمین کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ یہ دابۃ الارض ہیں۔ اور اب ہم نے اس رسالہ میں یہ لکھا ہے۔ کہ دابۃ الارض سے مراد طاعون کا کیڑا ہے۔ ان دونوں بیانوں میں کوئی شخص تناقض نہ سمجھے قرآن شریف ذوالمعارف ہے۔ اور کئی وجوہ سے اس کے معنی ہوتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کی ضد نہیں اور جس طرح قرآن شریف یک دفعہ نہیں اترا اسی طرح اس کے معارف بھی دلوں پر یکدفعہ نہیں اترے اسی بنا پر محققین کا یہی مذہب ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معارف بھی یکدفعہ آپ کو نہیں ملے۔ بلکہ تدریجی طور پر آپ نے علمی ترقیات کا دائرہ پورا کیا ہے ایسا ہی میں ہوں۔ جو بروزی طور پر آپ کی ذات کا مظہر ہوں۔ آنحضرتؐ کی تدریجی ترقی میں سر یہ تھا۔ کہ آپ کی ترقی کا ذریعہ محض قرآن تھا۔ پس جبکہ قرآن شریف کے نزول کا طریق تدریجی تھا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل معارف بھی تدریجی تھی۔ اور اسی قدم پر مسیح موعود ہے۔ جو اس وقت تم میں ظاہر ہوا۔ علم غیب خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے جس قدر وہ دیتا ہے۔ اسی قدر ہم لیتے ہیں پہلے اس نے غیب سے مجھے یہ فہم عطا کیا کہ ایسے پست زندگی والے جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر عملی حالت میں بہت کمزور ہیں۔ یہ لوگ دابۃ الارض ہیں یعنی زمین کے کیڑے ہیں۔ آسمان سے ان کو کچھ حصہ نہیں . . . یہ تو وہ معنی ہیں۔ جو ہم نے پہلے شائع کئے اور یہ معنے بجائے خود صحیح اور درست ہیں۔ اب ایک اور معنی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس آیۃ کے متعلق کھلے جن کو ابھی ہم نے بیان کیا ہے۔ یعنی یہ کہ دابۃ الارض سے مراد وہ کیڑا بھی ہے۔ جو مقدر تھا۔ کہ مسیح موعود کے وقت میں زمین میں سے نکلے اور دنیا کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے تباہ کر دے۔ یہ خوب یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ جیسی یہ آیت دو معنوں پر مشتمل ہے ایسے ہی صدہا نمونے اسی قسم کے کلام الٰہی میں پائے جاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس کو معجزانہ کلام کہا جاتا ہے۔ جو ایک ایک آیۃ دس دس معنوں پر مشتمل ہے۔ اور وہ تمام پہلو صحیح ہوتے ہیں۔ بلکہ قرآن شریف کے حروف۔ اور ان کے اعداد بھی معارف سے خالی نہیں ہوتے۔ مثلاً سورۃ والعصر کی طرف دیکھو۔ کہ ظاہری معنوں کی رو سے یہ بتاتی ہے۔ کہ دنیوی زندگی جس کو انسان اس قدر غفلت سے گزار رہا ہے۔ آخر یہی زندگی ابدی خسران کا موجب ہوتی ہے۔ اور اس خسران سے وہی بچتے ہیں۔ جو خدا پر سچے دل سے ایمان لے آتے ہیں۔ کہ وہ موجود ہے۔ . . . لیکن اس سورۃ میں ایک عجیب معجزہ بھی ہے۔ کہ آدمؑ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک دنیا کی تاریخ ابجد کے حساب سے یعنی حساب جمل سے بتلائی گئی ہے۔ غرض قرآن شریف ہزارہا معارف وحقائق کا مجموعہ ہے۔ اسی بناء پر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں دو دابۃ الارض ہونگے۔ ایک علماء اور دوسرے طاعون کا کیڑا سو اس زمانہ میں دونوں باتیں ظہور میں آگئی ہیں۔"

نزول المسیح صفحہ ۴۳-۴۴

احقر محمد صدیق مولوی فاضل "جامعہ" از امرتسر

قابل توجہ موصی صاحبان و عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مطابق فیصلہ مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۵ء۔ کہ جو موصی صاحبان علاوہ جائیداد کے کوئی اور آمد کی سبیل رکھتے ہیں۔ ان کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ حصہ آمد کی وصیت کریں بعض موصیوں نے ابھی تک حصہ آمد کی وصیت نہیں کی۔ انکو بذریعہ اس اعلان کے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد حصہ آمد کی وصایا تحریر کرکے بھیجدیں۔ اور عہدیداران خاص طور پر اس اعلان کو ہر موصی تک پہنچائیں۔ ایسے موصیوں سے جنہوں نے ابھی تک باوجود آمدنی رکھنے کے ابھی تک حصہ آمد کی وصیت نہیں کی۔ ان کی وصیت اگر فوراً دفتر ہذا میں بھیجدیں

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

قابل توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مجلس مشاورت اکتوبر ۱۹۳۶ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ حصہ آمد کے موصی صاحبان تین سال کے لئے اپنی وصایا میں اضافہ کریں۔ جماعت کے مخلص دوستوں نے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خود اپنی اپنی وصایا میں اضافہ کرکے دفتر ہذا کو مطلع کر دیا ہے۔ ان موصیوں کا اعلان اخبار الفضل میں ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک بعض دوستوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ اور دوسری مجلس مشاورت قریب آرہی ہے۔ اس اعلان کو پڑھ کر ہر ایک موصی حصہ آمد دفتر بہشتی مقبرہ کو اپنی وصایا میں اضافہ کرکے جلد مطلع فرماویں۔ عہدیداران اس اعلان کو ہر موصی حصہ آمد تک پہنچاکر توجہ دلائیں۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

سنگاپور کے ایک مشہور عرب عالم سے حیات و مماتِ مسیح کے متعلق گفتگو

۲ر فروری خاکسار ایک احمدی نوجوان کو ساتھ لے کر سنگاپور کے ایک مشہور عرب سے ملنے گیا۔ ابتدائی واقفیت کے بعد مسئلہ شفاعت پر ملائی زبان میں گفتگو شروع ہوئی۔ اس گفتگو کے وقت چند اور ملائی بھی موجود تھے۔ جب انہوں نے محسوس کیا۔ کہ عرب صاحب جواب دینے میں کمزوری دکھا رہے ہیں۔ تو بے تحاشا لاحول ولاقوۃ پڑھکر کچھ تعجب کا اظہار کرنے لگے۔ اس پر عرب صاحب نے سلسلہ کلام بند کرتے ہوئے دوسرے روز آنے کو کہا۔ چنانچہ حسب وعدہ دوسرے روز خاکسار اور برادرم سید شاہ محمدؐ صاحب ان کے پاس پہونچ گئے۔ پہلے تو عرب صاحب ہم کو دیکھکر کچھ گھبرائے۔ کیونکہ بعض ملائی وہاں موجود تھے۔ مگر بعد ازاں فوراً ہی رویہ بدل کر گذشتہ ناکامی پر اس طرح پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ کہ سلسلہ کلام عربی میں شروع کر دیا۔ جب میں نے حاضرین مجلس کی طرف سے عربی نہ سمجھنے کی معذرت کر کے ملائی میں گفتگو کرنے پر اصرار کیا۔ تو فرمانے لگے۔ دوسروں کو سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ اور پھر باوجود میرے اصرار کے انہوں نے نہ مانا۔ آخر عربی میں ہی میں نے اپنے اعتراض کو دہرایا جس پر فرمانے لگے اب اس مسئلہ کو چھوڑ کر کوئی اور شروع کرو۔ تب میں نے سوال کیا۔ کہ

عیسائیوں کی طرف سے جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کی وجہ سے اور پھر آخری زمانہ میں دوبارہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے نزول فرمانے کی وجہ سے نہ صرف تمام نبیوں سے بلکہ تمہارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے۔

عرب صاحب عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجسدہ العنصری آسمان پر جانے اور پھر آخری زمانہ میں ان کے نزول کو تمام نبیوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت کی دلیل ٹھہرانا قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی زندہ موجود نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر تمام انبیا اور شہید بھی زندہ ہیں۔

میں نے کہا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام باقی انبیاء اور شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ تو پھر تو کوئی جھگڑے کی بات نہیں۔ اور نہ عیسائی لوگ ان کی فضیلت کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر دیگر انبیاء اور شہداء کے علاوہ ان کو ایک خاص قسم کی زندگی حاصل ہے۔ جو کسی اور نبی اور شہید کے علاوہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی حاصل نہیں۔ تو پھر عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دینے میں ضرور حق بجانب ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کا سوائے حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے اور کسی کے متعلق یہ عقیدہ نہیں کہ وہ بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور پھر دو ہزار سال کے لمبا عرصہ سے اللہ تعالیٰ کے پاس بجسدہ العنصری موجود ہے تاکہ آخری زمانہ میں جب امتہ محمدیہ میں بگاڑ پیدا ہو تو اس کی حفاظت کے لئے انہیں نازل کیا جائے۔

عرب صاحب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ منقطع الخبر ہیں۔ اور فقہاء کے نزدیک منقطع الخبر کچھ عرصہ کے بعد مردہ کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اگرچہ فوت تو نہیں ہوئے۔ مگر مردہ کے حکم میں ضرور ہیں۔

میں نے کہا حقائق سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ہی بتائیں۔ کیا یہ جواب سن کر ایک عیسائی آپ کو یہ نہ کہیگا۔ کہ آپ کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کے حکم میں سمجھ سکتے ہیں۔ جبکہ آپ لوگوں کا یقین اور عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔

عرب صاحب۔ اس جواب میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ صحیح جواب یہی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نہ صرف مردوں کے حکم میں ہیں۔ بلکہ مر چکے ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے آخری زمانہ میں نزول فرمانا ہے۔ اس لئے ہمارا قادر مطلق اور حی و قیوم خدا انہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔

میں نے کہا۔ عرب صاحب اللہ تعالےٰ بیشک ہر بات پر قادر ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مگر وہ اپنے قانون کو نہیں توڑا کرتا۔ کیا آپ کو یاد نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وحرام علےٰ قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون

پھر حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد شہید ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو فرمایا۔ یا عبدی تمن علیّ اعطك قال یارب تحیینی فاقتل فیك ثانیۃً قال الرب تبارک وتعالیٰ انہ سبق منی انھم لا یرجعون

اسپر عرب صاحب بالکل خاموش ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ ایاز میں آپ کے سوالوں کا جواب دینے سے قاصر رہا ہوں یہ سوالات بہت وزنی ہیں۔ آپ یہاں قاضی القضات کے پاس جائیں۔ شائد وہ ان سوالات کا جواب دے سکے۔

میں نے کہا عرب صاحب اگر آپ غور اور تدبر سے قرآن مجید پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اور آنے والا مسیح موعود امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہے۔ جو قادیان میں آچکا۔ اسپر سلسلہ گفتگو ختم ہو گیا۔

خاکسار غلام حسین ایاز

احباب اور عہدہ داران جماعت کی فوری توجہ کیضرورت

جلسہ سالانہ کے اخراجات ابھی تک انجمن کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ جو جماعتوں کی طرف سے مقررہ رقم کے مطابق وصول نہ ہونے کیوجہ سے ادا نہیں کئے جا سکے۔ چونکہ منتظمین جلسہ کی طرف سے اخراجات جلسہ ادا کرنے کے لئے سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ کا بقایا ہے وہ برائے مہربانی اپنے اپنے بقائے جلد تر ادا فرمائیں۔ تا اس بوجھ سے سبکدوشی حاصل کی جا سکے۔

اسی طرح مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ کی توسیع کا کام بھی اس چندہ کی کافی رقم فراہم نہ ہونے کیوجہ سے شروع نہیں کیا جا سکتا۔ مسجد اقصےٰ میں جگہ کی تنگی کا یہ حال ہے کہ جمعہ کے روز اسمیں نمازیوں کے لئے بالکل گنجائش نہیں رہتی۔ لوگ گلی کوچوں اور چھتوں پر نماز پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں ایسا ہی مسجد مبارک میں بھی جگہ کے ناکافی ہونے کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر اوقات نمازیوں کو سردیوں میں فجر اور مغرب کی نمازیں چھت پر۔ اور گرمیوں میں مسجد کے اندر ادا کرنی پڑتی ہیں۔ اگر ہر دو مساجد کی توسیع کا کام جلد شروع نہ کیا گیا تو موسم گرما میں نمازیوں کیلئے ناقابل برداشت تکلیف کا سامنا ہوگا۔ سال رواں میں چندہ جلسہ سالانہ کے ساتھ تعمیر مہمانخانہ اور توسیع مساجد کے چندہ کی تحریک ماہ جولائی ۱۹۳۵ء میں کی گئی تھی۔ اور مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ ہر ایک شخص کی ایک ماہ کی آمد کا ۳۳ فیصدی چندہ لیا جائے۔ لیکن ابھی تک بیشتر احباب اور جماعتوں نے یہ چندہ پوری شرح کے مطابق ادا نہیں کیا جس کی

ریلوے بجٹ پر چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر کی تقریر

کئی سال کے بعد ریلوے کے بجٹ میں پہلی مرتبہ بچت

گاڑیوں کو زیادہ آرام دہ بنانے کا وعدہ

اسمبلی کے حال کے اجلاس میں ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے جو تقریر کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۳۰-۱۹۲۹ء کے بعد سے پہلی مرتبہ ریلوے کے بجٹ کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ریلوے کو بجائے نقصان کے بچت ہوگی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ۳۷-۱۹۳۶ء اور ۳۸-۱۹۳۷ء دونوں میں پندرہ پندرہ لاکھ سالانہ کی بچت ہوگی۔ ۳۶-۱۹۳۵ء میں ریلوے کو ۴۴ ۔ ۳ کروڑ کا نقصان ہوا۔ اس کے بر خلاف اس مرتبہ کی بچت میں ۵۹ ۔ ۳ کروڑ کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے اسمبلی میں ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی اور ریلوے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے چونکہ بعض مدوں میں رقم کا تغیر و تبدل کیا ہے اس کے سبب سے سال موجودہ میں ریلوے کی آمدنی میں ۶ ۔ ۳ لاکھ کی کمی واقع ہوگی لہذا گذشتہ سال کی نسبت سال آئندہ میں قریب چار کروڑ کے اصل بچت ہوگی

تجارتی ریلوں میں بچت

۳۸-۱۹۳۷ء میں توقع کی جاتی ہے کہ آمد و رفت کی مد میں آمدنی قریب ۹۵ کروڑ کے ہوگی۔ یعنی ½۴ کروڑ گذشتہ سال کے مقابلہ میں زائد ہوگی اخراجات میں جس میں وہ رقم شامل ہے جو زر اصل کے ⅙ حصہ کے قریب ذخیرہ فرسودگی کو دینی پڑتی ہے۔ گذشتہ سال کے مقابلہ میں نصف کروڑ کم ہوگی متفرقات آمدنی اور خرچ کے بعد کل منافع جس سے سود ادا کیا جا سکے گا۔ ۳۴ کروڑ یعنی پچھلے سال کے مقابلہ میں ½۴ کروڑ زائد ہوگا۔ چنانچہ سود ادا کرنے کے اور کل سرکاری اور محافظتی ریلوں کے اخراجات کی مد میں پندرہ لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی صرف تجارتی ریلوں میں دو کروڑ روپیہ کی بچت ہوگی۔ پندرہ لاکھ کے منافع میں سے وہ قرضے ادا کئے جائیں گے۔ جو ذخیرہ فرسودگی سے گذشتہ سالوں میں لئے گئے۔

برما کی ریلوں کی علیحدگی سے فائدہ

۳۸-۱۹۳۷ء میں برما کی ریلیں ہندوستانی ریلوں سے علیحدہ ہو جائیں گی۔ موجودہ حالات میں چونکہ برما کی ریلوں کے مالیات میں خسارہ ہے۔ اس لئے اس علیحدگی سے ہندوستان کی ریلوں کے مالیات کو فائدہ پہنچے گا۔ چونکہ یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آمدنی کی موجودہ رفتار آئندہ کے لئے مستقل ثابت ہوگی۔ اس لئے برما کی ریلوں کو چھوڑ کر ۳۸-۱۹۳۷ء کی آمد و رفت کی آمدنی کی مد ½۹۱ کروڑ کے مقابلہ میں ¾۹۰ کروڑ کی رقم رکھی گئی ہے۔ اخراجات کا تخمینہ ۱۶ لاکھ زائد ہوا ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا نفاذ ہے۔ جس کی رو سے صوبجاتی حکومتوں کو ریلوے کے علاقوں سے پولیس کے انتظام کے لئے ریلوے کی آمدنی سے رقم ادا کرنی پڑے گی۔ کل آمدنی ½۲۹ کروڑ ہوگی۔ یعنی موجودہ سال کے مقابلہ میں ⅓۱ کروڑ کم ہوگی۔ برما کی ریلوں کو چھوڑ کر سال آئندہ میں پندرہ لاکھ کی بچت ہوگی۔ موجودہ سال کی بچت ۴۲ لاکھ ہوگی۔ صرف تجارتی ریلوں میں دو کروڑ کی بچت ہوگی۔

۳۷-۱۹۳۶ء کے آخر میں ذخیرہ فرسودگی سے لئے ہوئے کل قرض کی رقم ½۳۱ کروڑ ہوگی۔ اور وہ رقم جس کی قسطیں عام مالیات کو نہیں ادا کی جا سکیں ¾۳۰ کروڑ ہوگی۔ اس طرح ریلوں کا جملہ قرض ۶۲ کروڑ سے اوپر ہوگا۔ قرض کے اس بار کے پیش نظر ریلوے کے مالیات کی بچت سے عام مالیات کو سالہا سال تک کوئی فائدہ نہ پہنچ سکے گا۔ کیونکہ بچت میں سے سب سے پہلے وہ قرضہ ادا کیا جاتا ہے جو ذخیرہ فرسودگی سے لیا جاتا ہے۔ چونکہ ذخیرہ فرسودگی میں اتنا روپیہ موجود ہے۔ جو ناگہانی اخراجات کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے تجویز ہے

کہ ذخیرہ فرسودگی کے کل قرض کی رقمیں اور ۳۷-۱۹۳۶ء کے آخر تک کی وہ تمام قسطیں جو عام مالیات میں ادا کرنی ہیں۔ منسوخ شدہ سمجھی جائیں۔ اور نیا سال نئے حساب سے شروع ہو۔

اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ۳۸-۱۹۳۷ء کی پندرہ لاکھ کی بچت بطور اس رقم کے حصہ کے جو معاہدہ علیحدگی کی رُو سے ادا کرنا لازمی ہے۔ عام مالیات میں شامل کی جائے گی۔

حکومت برما کو برما کی ریلوں کا حصہ ادا کرنے کے بعد ذخیرہ فرسودگی کی رقم ۳۸-۱۹۳۷ء کے آغاز میں ۱۳ کروڑ ہو گی۔ سال کے اختتام پر یہ رقم ۲۰ کروڑ سے زائد ہو جائے گی۔

احتیاط کی ضرورت

۳۸-۱۹۳۷ء کے کاموں کے لئے ۸ کروڑ کی رقم معین کی گئی ہے۔ اس رقم میں اسٹور کی بقایا کی کمی کا جو نصف کروڑ ہوئی ہے لحاظ رکھا گیا ہے۔ سندھ میں دو نئی ریلیں تعمیر کی جائیں گی۔

اس مسئلہ کی تشریح کرتے ہوئے کہ حکومت تعمیر اور ترقی کے کسی بڑے پروگرام پر فوراً عمل درآمد کیوں نہیں شروع کرتی۔ سر ظفر اللہ خاں صاحب نے کہا:۔

ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ باوجود بجٹ کی امید افزا حالت کے کسی بڑے تعمیری پروگرام کا آغاز کرنا ہمارے لئے حق بجانب نہ ہو گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اس امید افزا صورت حال کیلئے جو مستقبل میں نظر آتی ہے۔ کوئی تیاری نہیں کر رہے ہیں۔ ہمیں پورا احساس ہے۔ کہ اگر آمد و رفت میں ترقی ہوئی تو ہمیں ضروریات کے مطابق زمانہ کا ساتھ دینا ہو گا۔ لیکن جب تک کہ ہمیں مسلسل بہتر حالات کا یقین نہ ہو جائے۔ عقلمندی کا تقاضا ہے۔ کہ ہم محتاط رہیں۔

آمدنی میں اضافہ کی وجہ

موجودہ سال کی آمدنی کے اضافہ کے مختلف وجوہ بیان کئے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ اضافہ اشیاء کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے ہے۔ ہندوستان جیسے ملک میں جنسوں کی قیمت بڑھ جانے کی وجہ سے زیادہ لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کا اثر ہندوستان کی آمدنی پر لازمی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس اضافہ کی اصل وجہ بین الاقوامی حالات کا نازک تر ہونا ہے۔ اس لئے ریلوں کی آمدنی میں اضافہ وقتی ہے۔ اور پائیدار نہ ثابت ہو گا۔ ایسے بھی لوگ ہیں۔ جن میں بعض ماہرین فن شامل ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ تمام دنیا میں تجارتی حالات بہتر ہیں۔ اور غالباً بین الاقوامی حالات کے نازک تر ہونے سے بہت پہلے جنسوں کی قیمت کا بڑھنا اس نظریہ کی تائید میں ہے۔ یہ امر باعثِ طمانیت ہے۔ کہ قیمتوں میں اضافہ بتدریج ہوا ہے فوری نرخ بڑھ جانے سے نرخ اکثر فوراً ہی گھٹ جاتا ہے۔ اور قیمتوں کے بتدریج بڑھنے سے امید کی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد چیزوں کی قیمتیں اعتدال پر آجائیں گی۔ جس سے معقول منافع ہو گا۔ ایسے حالات میں مجھے امید ہے۔ کہ اگر ریلوں کو بہت منافع نہ ہو سکا۔ تو کم از کم اپنا خرچ ضرور چلا سکیں گی۔ اور کچھ بچا بھی سکیں گی۔

نئی قسم کے ڈبے

سر ظفر اللہ خاں صاحب نے آئندہ ترقیوں کے بارے میں مثال کے طور پر یہ بھی کہا۔ کہ آئندہ موسم گرما میں تجربہ کے طور پر کسی بڑی لائن پر ایسے ڈبوں کی اسکیم کا آغاز کیا جائے گا۔ جو موسمی اثرات سے محفوظ ہوں۔ انہوں نے ان تحقیقات کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ جو اخراجات میں کمی کا باعث ہوں گی۔ آخر میں انہوں نے ریلوے تحقیقاتی کمیٹی کا بھی ذکر کیا۔ جس کے صدر سر رالف ویجوڈ ہیں۔ اور یقین ظاہر کیا کہ ان کے مشورہ سے ہندوستان کی ریلوں کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ آپ نے کہا

"ہندوستان میں ریلوں کو اپنے شاندار ماضی پر فخر کرنے کا حق ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ کسی حلقہ میں اس کا دعوٰے نہیں کیا جاتا کہ ہندوستان کی ریلوں کا نظم و نسق مکمل ہے۔ یا یہ کہ اس میں کسی اصلاح کی گنجائش نہیں۔ ریلوے کے نظم و نسق کے ذمہ دار اراکین بخوشی اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرنے کیلئے اور مشورہ قبول کرنے کیلئے تیار ہیں اور میں کسی ایسے آدمی سے واقف نہیں ہوں جو سر رالف ویجوڈ سے زیادہ مفید مشورہ دے سکے۔ جس میں ان کے قابل رفقاء کی رائے شامل ہے۔

خاتمہ پر سر ظفر اللہ خاں صاحب نے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے کسی حیثیت سے بھی ریلوے کے نظم و نسق میں ان کی معاونت و امداد گذشتہ دو سال میں کی

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار سیوا سنگھ صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم لائل پور

دعویٰ دیوانی نمبر ۱۴۱ ۱۳ سال ۱۹۳۶ء

مسماۃ فاطمہ دختر میر بخش قوم عیسائی ساکن لائل پور بنام سلمان ولد پیر الدین قوم ارائیں ساکن موضع ناڈالی۔ ریاست کپورتھلہ

دعویٰ تنسیخ نکاح

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سلمان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سلمان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سلمان مذکور تاریخ ۵/۳/۳۷ کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۲/۲/۳۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور۔ ۱۸ فروری۔ یونینسٹ پارٹی کی ایک سپیشل میٹنگ ۲۰ فروری کو سر سکندر حیات خان کی کوٹھی پر منعقد ہوگی جس میں گورنر پنجاب کی پیشکش کے پیش نظر پارٹی اپنے آئندہ پروگرام پر غور کریگی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سر سکندر حیات خان نے اپنی وزارت عملی طور پر مرتب کر لی ہے۔ لیکن وزراء کے نام ابھی تک صیغہ راز میں ہیں۔ پولیٹکل حلقوں میں اس بات پر خوب قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہ غیر زراعت پیشہ ہندو وزیر کون ہوگا۔ بعض حلقوں میں سر گوکل چند نارنگ اور رائے بہادر لالہ مکند لال پوری کے متعلق وثوق کے ساتھ کہا جا رہا ہے۔ کہ اُن میں سے ایک وزارت قبول کریگا۔ لیکن خود ہندو سبھائی حلقے اس افواہ کی تردید کرتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ اتحاد پارٹی کے ماتحت کوئی خود دار ہندو کام نہیں کر سکیگا۔ اتحاد پارٹی کے ایک حصہ کی یہ بھی تجویز تھی۔ کہ راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام کو پنجاب اسمبلی کا پریذیڈنٹ بنا دیا جائے اور سر شہاب الدین کو وزیر۔ لیکن چوہدری چھوٹو رام اور اُن کا گروپ اس سے مطمئن نہیں۔ چوہدری صاحب کا مطالبہ ہے۔ کہ سر شہاب الدین کو پریذیڈنٹ منتخب کیا جائے اور ان کو وزیر تعلیم بنایا جائے۔ وزراء کے نام ۵ مارچ کو شائع کر دئے جائیں گے۔

ناگپور ۱۸ فروری ابھی تک سی۔ پی اسمبلی کی ۲۹ نشستوں کا نتیجہ نکلا ہے جس میں ۱۴ پر کانگرس قابض ہو چکی ہے۔ باقی پارٹیوں میں سے رؤف شاہ مسلم پارٹی نے ۵ شریف مسلم پارٹی نے ۲ غیر برہمنوں نے ۳ اور یورپین پارٹی نے ایک نشست حاصل کی ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۸ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے عید الاضحیٰ کے موقع پر نقص امن کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے بطور انضباطی تدابیر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔

لاہور۔ ۱۸ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ فرنٹیر گورنمنٹ نے پنجاب کے بہت سے سرکردہ کانگرسی کارکنوں کے خلاف جنہوں نے کانگرس امیدواروں کے حق میں پراپیگنڈا کرنے کیلئے صوبہ سرحد کا دورہ کیا تھا۔ مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

لکھنؤ۔ ۱۸ فروری اس وقت تک کانگرس ۱۲۸ نشستوں پر قابض ہو چکی ہے۔ اس کا خیال ہے۔ کہ تمام ہاؤس کی ۲۲۸ نشستوں میں سے ۱۳۵ پر قابض ہو جائیگی۔ کانگرسی اور سوشلسٹ ممبر بھی اس قطعی اکثریت کی موجودگی میں عہدے قبول کرنے کے حق میں ہو رہے ہیں۔

ویلنشیا۔ ۱۷ فروری میڈرڈ سے بیس میل جنوب مشرق میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ انہوں نے پچھلے چار دنوں کے اندر باغیوں کے چھ ہزار جوانوں کو ہلاک کیا ہے۔ سرکاری فوجوں کا ابھی تک ارگنڈا پل پر قبضہ ہے ہلاک شدگان میں دو ہزار جرمن بھی ہیں۔

لاہور۔ ۱۸ فروری ہسٹر کے۔ ایل گابا سابق ڈائرکٹر۔ پنڈت روپ نرائن رینہ اوسپیلز بنک کے ایک دو اور ملازمین پر فوجداری مقدمہ چل رہا ہے۔ اب ہائیکورٹ نے اس بنک کے کچھ سابقہ ڈائرکٹروں پر دیوانی دعویٰ دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ دعوے ان رقوم کے متعلق ہوں گے جو ڈائرکٹروں کی غفلت کی وجہ سے ضائع ہوئی ہیں۔ بعض لوگوں کے نام نوٹس جاری بھی ہو چکے ہیں۔ کہ اگر ۲۸ فروری تک اتنا روپیہ ادا کر دو تو بہتر ورنہ عدالت کے ذریعہ تم سے وصول کیا جائیگا۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں ڈیفنس کے قرضہ کا ریزولیشن پیش کرتے ہوئے مسٹر نیول چیمبرلین نے بیان کیا کہ قرضہ لئے جانے کی حقیقی وجہ ایسے عدیم المثال حالات کا رونما ہو جانا ہے۔ جنہوں نے جبریہ ہمارے سر پر وسیع مصارف کا بوجھ ڈال دیا ہے۔ کیونکہ جنگ یورپ کے زمانہ سے لیکر کئی قسم کے ہتھیاروں کی بھاری مقدار ایجاد کی جا چکی ہے۔ اور ساتھ ہی ذریعہ باربرداری اور اس سے متعلقہ سامان بھی تیار کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس وقت ہاؤس میں پانچ سال سے زائد کے لئے جو ڈیڑھ ارب پونڈ کے قرضہ کی رقم منظوری کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔ اسے آخری تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر حالات نے ہمیں فوجی اخراجات میں کمی کرنے کی اجازت دی۔ تو یہ زیادہ اچھا ہوگا۔ لیکن اگر حالات بدتر صورت اختیار کر گئے۔ تو رقم آخری نہ ہوگی۔

کیپ ٹاؤن۔ ۱۷ فروری دریائے زمکاماٹی اور دریائے امبلوزی کے بند ٹوٹ جانے سے موزمبیق کے دو ہزار باشندے ڈوب گئے ہیں۔ علاوہ ازیں لورینکو مارکوئیس تک جتنا ریلوے یا تار کے ذریعہ نامہ و پیام کا سلسلہ تھا۔ وہ سب منقطع ہو چکا ہے۔ اور نو آبادی کی حالت کو رپورٹ کرنے کا واحد ذریعہ اب ریڈیو کے مختصر پیغامات ہی رہ گئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ دس لاکھ سٹرلنگ لگایا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۱۷ فروری۔ ویلنشیا کا جو تار ہسپانوی پریس ایجنسی کی وساطت سے موصول ہوئی ہے۔ وہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت ہسپانیہ نے یہ فرمان صادر کر دیا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۲ء سے لیکر سنہ ۱۹۳۶ء تک پانچ سال پر مشتمل فوجی جماعتوں کی لام بندی کی جائے تاکہ ان سے فوجی خدمت لی جا سکے۔

لنڈن۔ ۱۷ فروری۔ اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کا وائنا کا نامہ نگار بیان کرتا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر جلد مسز سمپسن سے بیاہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اس کے بعد آپ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جانے کے خواہاں ہیں۔

بنارس۔ ۱۸ فروری۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کی انیسویں کانووکیشن ۲ مارچ کو ہوگی جس میں کامیاب طلباء کو ڈگریاں دی جائیگی۔

نئی دہلی۔ ۱۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر آئی ایم سٹیفنز ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات حکومت ہند کے جانشین کے تقرر کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ بعض اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ اس اسامی کو پُر کرنے کے لئے برطانیہ سے کسی انگریز کو بلایا جائیگا۔

بنارس۔ ۱۸ فروری۔ شہر اور ضلع کے متعدد حصوں میں طاعون پھوٹ پڑی ہے۔ جس سے لوگوں کو بڑی تشویش ہو رہی ہے۔

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ کہ فوزی کاؤبجی کو جو فلسطین کے انقلاب کی قیادت کرتے رہے ہیں حکومت شام نے عراق عرب سے جہاں وہ عارضی طور پر قیام پذیر تھے۔ بلا لیا ہے۔ اور دعوت دی ہے۔ کہ وہ افواج شام کی تنظیم کریں۔ حکومت شام نے انہیں افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کر دیا ہے۔

حیدرآباد۔ ۱۸ فروری گذشتہ شب مختلف اقوام کی طرف سے پیش کردہ سپاسناموں کا جواب دیتے ہوئے اعلیحضرت شہریار دکن نے اس امر پر اظہار مسرت کیا۔ کہ بلدیہ کے انتخابات میں رشوت ستانی کو دخل نہیں ہوتا۔ آپ نے جاگیرداروں کے معاملہ میں خاص دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں نصیحت کی کہ اپنے آدمیوں کی ترقی و بہبود کا خیال رکھیں۔ آخر میں اچھوتوں کا سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری نگاہ میں میری تمام رعایا مساوی ہے۔ خواہ وہ اچھوت ہو یا غیر اچھوت آپ نے فرمایا کہ ان کی تعلیم کے لئے خاص اقدام کی ضرورت ہے۔ اور امید ظاہر کی کہ حکومت اس کا انتظام کرے گی

کپورتھلہ۔ ۱۷ فروری۔ یونائٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ دربار کپورتھلہ نے اپریل سے ریاست میں پراویڈنٹ فنڈ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پراویڈنٹ فنڈ کی سکیم ویسی ہی ہوگی جیسی کہ برطانوی پنجاب میں رائج ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی